سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ جولائی بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ شروع رات بے چینی رہی پھر نیند آگئی۔ اب طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل حضور نے تین احباب کو شرف زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

مکرم خواجہ شبیہ احمد صاحب ابن مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل نے یک صد روپیہ برائے علاج نادار مریضاں بھجوایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان کی بچی عمر پانچ ماہ بہت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ بچی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ نیز خواجہ صاحب کے کاروبار میں کامیابی کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے

آپ ہی کی عزت نے پھر دنیا کو زندہ کیا۔ آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے اصل مرکز پر قائم کر دکھایا

"سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے جس کا کُل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپ ہی کی عزت نے پھر دُنیا کو زندہ کیا۔ عرب جس میں زنا شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا ہی نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا، ہمدردی اور خیر خواہی نوعِ انسان کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا، اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے، بلکہ حقوق اللہ پر اس سے زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں، بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالتِ مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کیلئے بھی ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آجاوے تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم و جور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونوں طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ نہ بحر میں امن و سلامتی تھی اور نہ بر پر سکون و راحت۔ اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ آپ نے آکر کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے اصل مرکز پر قائم کر دکھایا۔" (الحکم جولائی ۱۹۰۰ء)

ربوہ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء بروز بدھ یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک ربوہ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوگا — یہ جلسہ صبح ½۷ بجے سے شروع ہو کر دس بجے تک جاری رہے گا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ جملہ اہلیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت جلسہ میں شرکت کر کے حصول برکت کا شرف حاصل کریں۔

(صدر عمومی ربوہ)

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۳ جولائی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

"پروگرام عید میلاد النبیؐ"

ربوہ میں مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء کو عید میلاد النبیؐ کی تقریب حسب ذیل پروگرام کے مطابق منائی جائے گی۔

(۱) دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ پر پاکستانی پرچم لہرایا جائے گا۔

(۲) مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر علماء کرام تقاریر کریں گے۔

(۳) رات کے وقت مکانوں، دکانوں اور تمام دفاتر کی عمارتوں پر چراغاں کیا جائے گا۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جولائی ۶۴ء

چراغ تلے اندھیرا

ہفت روزہ "پیغام صلح" کے تنگ نویس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک الہامات کی آجکل چیر پھاڑ کرنے میں مشغول ہیں۔ اور اپنی طرف سے ان میں بے معنی معنی بھرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ایسا کرنے میں اپنا قلم نجاست رقم بھی چلانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس کے منہ سے اس کا پول کھولنا چاہتا ہے اور جن باتوں پر اب پردے پڑ گئے ہوئے ہیں ان پردوں کو پھر وہ خود ہی اٹھانے کی جسارت کر رہا ہے۔

مندرجہ ذیل تین الہامات ہیں جن پر مضمون نویس مذکور نے چھری چلانے کی کوشش کی ہے:۔

"۲۶۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ فرمایا گھر میں طبیعت علیل تھی۔ بہت سر درد، بخار اور کھانسی بھی تھی لوگوں کے لئے ابتلاء کا خوف ہوتا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ بیماری معمولی نہ تھی اس نے ضرور کوئی سخت شکل اختیار کر لی ہوگی جس سے اگر موت واقع ہو جاتی تو لوگوں کے ابتلاء میں پڑ جانے کا خطرہ پیدا ہو سکتا تھا۔ ناقل) میں نے رات بہت دعا کی (شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے:۔ (۱) شر الذین انعمت علیھم (۲) میں ان کو سزا دوں گا (۳) میں اس عورت کو سزا دوں گا۔ معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا:۔

(۱) ردّ الیھا روحھا و ریحانھا
(۲) انی رددت الیھا روحھا و ریحانھا"

(پیغام صلح ۱۵ ۷/۶۴)

یہ الہامات پیش کر کے پیغام صلح کا مضمون نویس لکھتا ہے:۔

"ان الہامات میں جو الہام حضرت بیوی صاحبہ مرحومہ کے متعلق ہوا وہ تو اسی وقت پورا ہو گیا یعنے اللہ تعالےٰ نے انہیں اس خطرناک بیماری سے شفا بخشی جس میں وہ مبتلا تھیں اور جس کی وجہ سے حضور کو سخت گھبراہٹ پیدا ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے لئے ابتلاء کا خطرہ دامنگیر ہو رہا تھا۔ چنانچہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء کے الحکم میں اسی الہام کو جناب بیوی صاحبہ محترمہ کے بیماری کے بعد صحتیاب ہونے پر ہی لگایا ہے اور اس بشارت کو اسی کے متعلق قرار دیا ہے باقی تینوں الہاموں کے متعلق حضور یہی فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہیں"۔ (ایضاً)

یہاں ہم اس بحث میں نہیں جانا چاہتے کہ بعض احمدی علماء نے ان الہامات میں سے پہلے الہام کو بزرگانِ لاہور پر کن وجوہ سے چسپاں کیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک لمبی بحث ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ تاہم ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تینوں الہامات کسی نہ کسی طرح باہم تعلق ضرور رکھتے ہیں۔ پہلے الہام کے تین ٹکڑے ہیں جیسا کہ واضح ہے اس کے متعلق پیغام صلح کے تنگ نویس لکھتے ہیں:۔

"دوسرا الہام ہے "میں اس عورت کو سزا دوں گا" یہ الہام بتلا رہا ہے کہ فریقین میں کوئی عورت ہے جو خدا تعالےٰ کی سزا کی مستحق قرار دی گئی ہے اور یہ ایک ایسی علامت ہے جو "شر الذین انعمت علیھم" کے مصداق کی واضح طور پر تعیین کرتی ہے یہ ظاہر ہے کہ لاہور کے بزرگوں میں تو کوئی ایسی عورت نہیں ہوئی جو الہام کی مصداق ٹھہرائی جا سکے۔

اس عورت کی مزید تشریح:۔

مندرجہ بالا تینوں الہامات ۲۶۔ مئی ۱۹۰۵ء کے ہیں اس کے بعد ۱۶ جون ۱۹۰۵ء کو ایک رؤیا کے ذریعہ اس عورت کی تفصیلی کیفیت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے۔ ۱۶ جون ۱۹۰۵ء:۔

"قبل از نماز صبح رؤیا دیکھا کہ میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے وہ بہت بری حالت میں ہے اور اس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں کوئی زیور نہیں اور نہایت ردّی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوا ہے اس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے۔ نماز عصر کا وقت ہے میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کے لئے چلا جاؤں۔ کچھ کپڑے میں نے ساتھ لئے ہیں کہ پیچھے جا کر پہن لوں گا یہ جلدی اس لئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقعہ نہ ملے پس میں نے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی سرخ چادر اوپر لی اور کمرے سے نکلا جب میں اس کے برابر گزرا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" ساتھ ہی یہ الہام ہوا "اس پر آفت پڑی آفت پڑی"۔ (ایضاً ص۵)

آگے چل کر ایک اور الہام جو ۱۹۰۸ء سے تعلق رکھتا ہے پیش کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا "ویلٌ لھذہ الامرأۃ وبعلھا" یعنی اس عورت پر بھی عذاب ہے اور اس کے خاوند پر بھی عذاب ہے"۔

(ایضاً ص۹)

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے پیش کردہ تینوں الہامات کا آپس میں تعلق ہے۔ یعنی شر الذین انعمت علیھم وغیرہ اور دوسرے وہ الہامات جو سیدہ مرحومہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صحت سے متعلق ہیں ان تینوں کا باہم ربط ہے۔ یہ الہامات خود واضح کر رہے ہیں کہ جس پر انعام کیا گیا تھا وہ کون تھی اور جس نے انعام کیا وہ کون تھی۔ جمع کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ دوسروں پر بھی انعام کیا گیا تھا جنہوں نے بعد میں کفرانِ نعمت کر کے مخالفت کی۔

خود مضمون نویس کو اعتراف ہے کہ حضرت اماں جان نے مضمون نویس کی اہلیہ پر انعام کیا تھا اور اس کو اپنے پاس رکھا تھا اور اس کی شادی کی تھی جس کا پیغام خود اس کے قول کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہی اس کو دیا تھا۔ کتنا عظیم انعام تھا؟۔

اس سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کے ذریعہ پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا ایک ایسی عورت پر احسان کریں گی جو بعد میں دوسروں کے ساتھ مل کر شرارت کا موجب ہوگی اور جس کا خاوند بھی اور وہ آپ بھی قابلِ افسوس رویہ کے مرتکب ہوں گے۔

ویلٌ لھذہ الامرأۃ وبعلھا

مضمون نویس مذکور نے اپنے ایک سابقہ مضمون میں خود ہی اعتراف کیا ہے کہ ان کی اہلیہ پر ظلم و ستم ہوئے۔ اگرچہ مضمون نویس کی نگاہ میں یہ ظلم و ستم ہوں گے مگر از روئے الہامات وہ سزا ہو سکتی ہے جس کا ذکر پہلے الہامات کی تینوں شاخوں میں کیا گیا ہے اور جس کا ذکر ۱۶/۶/۱۹۰۵ء کے رویا اور ۲/۶/۰۸ کے کشف میں موجود ہے۔ اس آخری کشف میں مزید تعیین کے لئے اس عورت کے شوہر کی شرارتوں اور عذاب کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

ہمیں حیرانی ہے کہ مضمون نویس کو خارج ہونے والوں میں کوئی عورت نظر نہیں آئی حالانکہ لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر والی بات ہے۔ اور اسی کو چراغ کے نیچے اندھیرا بھی کہا جاتا ہے۔

اگر پیغام صلح کے مضمون نویس ہوش و حواس کھو کر آجکل مضمون نویسی میں اتنے منہمک نہ ہوتے اور طولِ کلام نہ کرتے تو ہمیں شاید ان الہامات کی صحیح تعیین کے لئے خیال نہ آتا۔ ہم مضمون نویس کے شکر گزار ہیں کہ اسنے خود ہی ان الہامات کی تشریح کے لئے کافی مواد مہیا کر دیا ہے باقی رہی اس کی تنگ نظری تو اس کا جواب ان عظیم الشان کارناموں کا دیکھ لینا ہی کافی ہے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ذات سے ظہور میں آئے ہیں البتہ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ؟

تنویر اذان دے رہا ہے

گو دِل میں تو ماسوا بھرا ہے ✣ نعروں میں مگر "خدا! خدا!!" ہے
دعویٰ تو ہے "نحن مصلحین" کا ✣ کردار گو "مفسدون" کا ہے
تلوار سے ہو جو قلبہ رانی ✣ تبلیغ کا بیج پھوٹتا ہے

ق

شمشیر کا کھیت ہوگا سرسبز ✣ یہ بار کسی دین کا معجزہ ہے
آواز میں ہے بلال رضؓ کا سوز
تنویر اذان دے رہا ہے

ماضی کے خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہ کا عظیم الشان مطہر وجود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم صحابی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جلیل القدر بزرگ کی شہادت

حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا رقم فرمودہ ایک اہم مضمون

(۲)

ان پاک جذبات میں سے جنہوں نے ابتداء سے آپ کے اندر نشوونما پائی۔ ایک جذبہ تبلیغ تھا۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ امنگ کہ نہ صرف خود اس کام میں حصہ لیں بلکہ دوسروں کو بھی اس خدمت کے لئے تیار کریں۔ جس طرح ایک ملک کے خیرخواہ اور قوم کے بہی خواہ لیڈر میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ اپنی گری ہوئی قوم کو ترقی کے اعلےٰ مقام پر پہونچانے کے لئے اور اپنے دشمنوں سے گھرے ہوئے ملک کو حملہ آوروں کی دستبرد سے محفوظ رکھنے کے لئے اور اپنے ہاتھ سے نکلے ہوئے علاقہ کو دوبارہ فتح کرنے کے لئے اور دنیا میں اپنی قوم کی حکومت کو مستحکم اور مضبوط کرنے کے لئے ایک فوج تیار کرے۔ اور اس فوج میں اپنی قوم کے نوجوانوں کو بھرتی ہونے کے لئے تحریک کرے اور بھرتی ہونے والوں کو قواعد جنگ کی تعلیم دے۔ اور ان کو ضروری اسلحہ سے مسلح کرے۔ یہی جذبہ لڑکپن کے زمانہ میں آپ کے سینہ میں موجزن تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی حضور علیہ السلام سے اجازت حاصل کرکے ایک رسالہ جاری کیا۔ جس کا نام حضور نے آپ کے دلی خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے اور ان اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کے ماتحت آپ نے اس رسالہ کے اجرا کا ارادہ فرمایا تھا۔ تشحیذ الاذہان رکھا یعنی ایسا رسالہ جس میں مضمون نویسی کی مشق کرکے سلسلہ کے نوجوان اپنی علمی طاقتوں اور اپنے ذہنوں کو تیز کریں گے۔ اور آپ نے اس رسالہ کے متعلق ایک انجمن قائم کی۔ جس کے سپرد اس رسالہ کا انتظام اور اس کی ترقی کے لئے کوشش کرنا۔ اور نوجوانوں میں مضمون نویسی اور علمی ترقی کی رغبت پیدا کرنا تھا۔ اور آپ ہر ایک ذریعہ سے کوشش کرتے تھے کہ کثرت سے لوگ اس تحریک میں شریک ہوں۔

آپ نے انجمن تشحیذ الاذہان رسالہ کے زیر اہتمام ایک مجلس بھی قائم کی۔ جس کا نام مجلس ارشاد تھا اور اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ تبلیغی فوج میں بھرتی ہونے والے نوجوان اسلامی جدال کے لئے اس دوسرے ہتھیار کو بھی چلانے میں مشاق ہوں جس کا نام تقریر ہے۔ یعنی وہ تحریر اور تقریر دونوں ہتھیاروں سے حفاظت اسلام و اشاعت اسلام کی لڑائیاں لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ پھر چونکہ آپ کی خواہشات کا جولانگاہ صرف ہندوستان نہ تھا۔ بلکہ آپ تمام دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا چاہتے تھے اور آپ کی اسی جوانی کے زمانہ میں یہ آرزو تھی کہ روئے زمین کے شرق و غرب میں اسلام کا جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دے۔ اس لئے آپ نے مجلس ارشاد کے اجلاس دو حصوں میں تقسیم کر دیئے۔ ایک اردو اور ایک انگریزی۔ انگریزی مجلس ارشاد کی صدارت خود مولوی محمد علی صاحب نے کی اور مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مولوی صدر الدین صاحب نے بھی اس میں تقریر کی۔ یہ کوششیں اگرچہ آپ عمر اور قادیان کے حالات کے لحاظ سے چھوٹے پیمانہ پر تھیں۔ لیکن ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوانی کے زمانہ میں ہی آپ کے دل کے اندر کیا کیا ابال اٹھتے تھے۔ اور کھیل کود کے زمانہ میں آپ کے سینہ کے اندر کس بات کی تڑپ تھی۔

دائرہ تبلیغ کی وسعت

پھر جوں جوں آپ کی عمر بڑھتی گئی۔ آپ کے کام کا دائرہ بھی زیادہ وسیع ہوتا گیا۔ آپ نے لڑکپن کے زمانہ میں سلسلہ کے نوجوانوں کو اسلام کی قلمی اور لسانی خدمت کے لئے تیار کرنے کی غرض سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تھا۔ اور مجلس ارشاد کی بنیاد ڈالی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں آپ نے تمام جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تعالےٰ عنہ کی اجازت سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا جس کا نام "الفضل" ہے۔ اور جو اس وقت قادیان سے روزانہ شائع ہوتا ہے۔ پھر جماعت میں تبلیغی روح پھونکنے کے لئے اور رابطہ اخوت و محبت قائم کرنے کے لئے آپ نے انصار اللہ کی جماعت قائم کی۔

جماعت انصار اللہ کے متعلق یہ بدظنی کی جاتی ہے کہ اس کا قیام ایک سازش کی غرض سے تھا۔ اور اس کا مقصد خلافت کا حصول تھا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ اس نے اس جماعت میں بعض ایسے لوگوں کو بھی داخل کر دیا۔ جو خلافت ثانیہ کے ابتداء میں غیر مبایعین میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان کو اقرار کرنا پڑا کہ انہوں نے اس جماعت کے کوئی منصوبہ بازی کی بات نہیں دیکھی۔ اس جماعت میں داخل ہونے کے لئے آپ نے یہ شرط لازمی قرار دی تھی کہ داخل ہونے سے پیشتر کم از کم سات مرتبہ استخارہ کیا جائے۔ اور جب تک ایک شخص سات مرتبہ استخارہ نہیں کر لیتا تھا۔ آپ اس کو جماعت انصار اللہ میں داخل نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ یہ خاکسار بھی بعد استخارہ اس جماعت میں داخل ہوا۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو میرے طالب علمی کے زمانہ سے میرے خاص مہربان اور محسن اور خیرخواہ اور مربی اور دوست ہیں (اللہ تعالےٰ دیر تک صحت و عافیت کے ساتھ ان کے بابرکت وجود کو قائم رکھے آمین) انہوں نے مجھے انصار اللہ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے خاص تحریک فرمائی۔

انصار اللہ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے استخارہ کی شرط اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ وہ جماعت کسی سازش کی غرض سے قائم نہیں کی گئی تھی۔ اگر کوئی سازش تھی تو وہ ایسی سازش تھی۔ جس میں اللہ تعالےٰ بھی شریک تھا۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

تزکیہ نفوس کیلئے تین نصائح

عن ابی الدرداء قال۔ اوصانی حبیبی بثلاث لن ادعهن ما عشت بصیام ثلاثة ایام من کل شهر وصلاة الضحی وبان لا انام حتی اوتر (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی مجھے تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تاحیات ان پر عمل کرتا رہوں (۱) ہر ماہ تین دن نفلی روزے رکھوں (۲) نماز اشراق کی ادائیگی کروں (۳) اور سونے سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لیا کروں۔ تشریح: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ خداترس صحابی تھے۔ آپ نے طویل عرصہ دمشق میں گزارا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ شامی قلعہ میں آپ کی قبر ہے۔ حکومت شام اس قبر کے جملہ متعلقات میں خاص اہتمام کرتی ہے۔ آنحضرت کی مندرجہ بالا نصائح تزکیہ نفوس اور تربیت کے لئے نمایاں امتیازی حیثیت کی حامل ہیں۔ روزہ رکھنے سے نفس امارہ قابو میں رہتا ہے۔ اور ضبط نفس کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ نماز اشراق گو نفل ہے مگر روحانیت کے حصول میں بہت ممد ہے۔ وتر کی نماز سونے سے پہلے ادا کرنا اس لئے ضروری ہے۔ بسا اوقات انسان تہجد کی نماز کے لئے بیدار نہیں ہوتا۔ یا نیند درمیان میں اڑ جاتی ہے۔ اور انسان بروقت نہیں اٹھ سکتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ وتر سونے سے پہلے ادا کر لئے جائیں۔ اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ وتر نماز موکدہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابو درداء کے بعض ذاتی حالات کی بناء پر آپ نے ان کو یہ تین نصائح خاص طور پر فرمائیں۔ جن سے آپ میں غیر معمولی خداترسی۔ روحانیت۔ ضبط نفس۔ خشیت اللہ اور عدل و انصاف جیسے اوصاف حسنہ پیدا ہو گئے اور ان اوصاف کی وجہ سے آپ اہل شام میں خاص عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اور آپ کی قبر اس وقت بھی مرجع خلائق ہے۔

خاکسار۔ شیخ نور احمد منیر

ایک خاص واقعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طالب علمی کا ایک اور واقعہ لکھتا ہوں اس سے بھی آپ کی قلبی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے۔ ایک دن کچھ بارش ہو رہی تھی مگر زیادہ نہ تھی بندہ وقت مقررہ پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا سیڑھیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا حضور نے دروازہ کھولا۔ بندہ اندر آکر برآمدہ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ آپ کمرہ میں تشریف لے گئے میں نے سمجھا کہ کتاب لے کر باہر برآمدہ میں تشریف لائیں گے مگر جب آپ کے باہر تشریف لانے میں کچھ دیر ہو گئی تو میں نے اندر کی طرف دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آپ فرش پر سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ آج بارش کی وجہ سے شاید آپ سمجھتے تھے کہ میں حاضر نہیں ہوں گا۔ اور جب میں آگیا ہوں تو آپ کے دل میں خاکسار کے لئے دعا کی تحریک ہوئی ہے اور آپ بندہ کے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ آپ بہت دیر تک سجدہ میں پڑے رہے اور دعا فرماتے رہے اس سے آپ کے اخلاق اور آپ کے فطری جذبہ پر جو روشنی پڑتی ہے اس کا ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت امیر المومنین کی پہلی تقریر

ایک اور واقعہ جس کا میں اس مضمون میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ حضور کی پہلی تقریر ہے جو حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ حضور کے دائیں جانب سٹیج پر رونق افروز تھے سٹیج کا رخ شمال کی جانب تھا اس تقریر کے متعلق دو باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں اول عجیب بات یہ تھی کہ اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرز تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے یاد تازہ ہو گئی اور سامعین میں بہت ایسے تھے جن کی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس آواز کی وجہ سے جو ان کے پسر موعود کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہی تھی جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی پہنچتی ہے، آنسو جاری ہو گئے۔ اور ان آنسو بہانے والوں میں ایک خاکسار بھی تھا اگر یہ کہنا درست ہے کہ انسان کی روح دوسرے پر اترتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح آپ پر اتر رہی تھی۔ اور اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ یہ ہے میرا پیارا بیٹا۔ جو مجھے بطور رحمت کے نشان کے دیا گیا تھا اور جس کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ دوسری بات جو اس تقریر کے متعلق قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جب تقریر ختم ہو چکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن کی ساری عمر قرآن شریف پر تدبر کرنے میں صرف ہوئی تھی اور قرآن کریم جن کی روح کی غذا تھی فرمایا کہ میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی، یہ آپ کی پہلی پبلک تقریر تھی جو آپ نے جماعت کے سامنے کی اور اس پہلی تقریر میں قرآن شریف کے وہ معارف بیان فرمائے ہیں جن کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جیسے عالم قرآن نے یہ اعتراف فرمایا ہے کہ یہ ان کے لئے بھی جدید معارف ہیں پس یہ معارف اس نوجوان کو کس نے سکھائے یہ حکمت اور یہ علم آپ کو زمانہ نوجوانی میں کس نے دیا اسی نے جو قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے فلما بلغ اشدہ اٰتینٰہ حکما وعلما وکذالک نجزی المحسنین آپ نے صرف عام طور پر دانائی اور حکمت کی باتیں بیان نہ فرمائیں بلکہ قرآن شریف کے اچھوتے معارف بیان فرمائے اور اللہ تعالےٰ قرآن شریف کے متعلق فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون پس لڑکپن کی خلوت سے نکلتے ہی آپ کا لوگوں کے سامنے قرآن شریف جدید اور لطیف معارف بیان فرمانا اس بات کی ایک بین شہادت ہے کہ آپ نے اپنا لڑکپن اللہ تعالےٰ کی خاص تربیت میں گزارا۔ اور آپ بچپن میں ہی مطہرین کی جماعت میں داخل تھے۔

پس اس شہادت ربانی کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں اور جس کو قرآن شریف کی شہادت پر سچا ایمان ہو وہ آپ کے پاک اور نورانی لڑکپن کے زمانہ میں شک نہیں کر سکتا۔ اور جوں جوں آپ اپنی عمر میں ترقی فرماتے گئے قرآن شریف کے حقائق معارف اور حقیقی معانی کی تہ تک پہنچنے میں ترقی فرماتے گئے جس کی دنیا شاہد ہے۔

درخواست دعا

قرآن شریف کے کام کی تکمیل کے لئے جماعت سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار
بشیر علی عفی عنہ
۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۸ء از مسجد لندن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کی

ایک زرّیں ہدایت

"اے میرے عزیزو!

تم آسمانی آبِ حیات کی متلاشی اقوام کو محمد رسول اللہ صلعم کے قدموں میں حوضِ کوثر پر لے جاؤ اور انہیں گندی زیست سے نجات دلانے اور ان کے اندر ایمان کی حرارت پیدا کرنے کے لئے کافوری اور زنجبیلی جام پلاؤ اور اُس سانپ کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دو جس نے آدم کی ایڑی پر ڈسا تھا اور اسے جنّتِ ارضی سے نکال دیا تھا اس وقت ہماری جماعت میدانِ جہاد میں کام کر رہی ہے۔۔۔۔ قرآن کریم نے اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ مومنوں کی جماعت جب دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوتی ہے تو اس کی کیفیت بنیانٌ مرصوص کی سی ہوتی ہے یعنی وہ ایک ایسی دیوار کی طرح ہوتے ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو پس اختلافات کو کبھی اپنے قریب بھی نہ آنے دو۔ ہر شخص جو کسی جماعت میں تفرقہ کا بیج بوتا اور جماعتی اتحاد کو نقصان پہنچاتا ہے وہ احمدیت کا بدترین دشمن ہے اور تمہیں اس طرح تباہی کے گڑھے میں گرانا چاہتا ہے جس طرح گزشتہ دور میں مسلمان صدیوں تک تنزّل کا شکار رہے، تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے کہ دنیا ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو۔ پس ہر شخص جو اتحاد میں رخنہ اندازی کرتا ہے ہر شخص جو اس سکیم کے راستہ میں روک بنتا ہے وہ خدا کی ناراضگی کا نشانہ بنتا مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ رؤیا کے ذریعہ بھی اسکی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ میں نے ایک شخص کو جسے میں کوئی بادشاہ یا رئیس سمجھتا ہوں اور جو میرے سامنے بیٹھا تھا رؤیا میں کہا کہ "دیکھو جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلعم کے سامنے گردن اونچی کس طرح کر سکے گا۔"

پس اتحاد کی اہمیت کو سمجھو اشاعتِ اسلام کا فرض اپنے سامنے رکھو اور دعاؤں۔ عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دو تاکہ آسمان سے خدا تعالےٰ کے فرشتے تمہاری مدد کیلئے نازل ہوں اور جو کام تمہارے کمزور ہاتھ نہیں کر سکتے وہ فرشتوں کی مدد سے آسانی کے ساتھ ہونے لگیں۔"
(اقتباس تقریر جلسہ سالانہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۶۱ء)

(مرسلہ:۔ عزیز الرحمٰن منگلہ مربی سلسلہ احمدیہ)

درخواستِ دعا

(محترمہ امۃ ا[illegible]بیہ صاحبہ بنت مکرم قاضی عبدالمجید صاحب مرحوم)

ہمارے خاندان "قاضی فیملی" میں عرصہ چار ماہ میں پے در پے اموات ہوئی ہیں جس کا سب افراد خاندان پر بہت اثر ہے۔ یہ تاثّر خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے کوئی امتحان ہے یا کچھ ہماری ہی کوتاہیوں کی سزا ہے۔ میں اپنے خاندان کی طرف سے اور اپنی طرف سے۔ اور خاندان کے لئے صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان۔ خاندان حضر[illegible] موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خداوند تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ ہماری کوتاہیوں کو دور کرے اور ہر طرح ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اس خاندان کو سلسلہ احمدیہ کا بہترین خادم ہونے کی توفیق دے جس طرح ہمارے بزرگوں نے اپنی بلند اخلاقی۔ محنت۔ تقویٰ اور نیکی سے اس خاندان کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے ایک بلند مقام پر پہنچایا ہے ہمیں بھی اس برتری کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

میرے چچا صاحبان قاضی محمد شریف صاحب۔ ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب۔ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب۔ قاضی عبدالمجید صاحب اور قاضی محمد اسلم صاحب۔ ان کی ہر دو ہمشیرگان۔ نیز میرے ماموں قاضی عطاء الرحمٰن صاحب جو اپنے آبائی گاؤں موضع اوھوالی ضلع گوجرانوالہ میں مقیم ہیں میرے پھوپھا قاضی عطاء اللہ صاحب۔ ڈاکٹر محمد عبداللطیف صاحب آف بجے پور (بھارت) اور ڈاکٹر عبدالغنی صاحب اسی طرح میرے بھائی لفٹننٹ کمانڈر قاضی منظور الحق صاحب میرے بہنوئی قاضی محمد رشید صاحب اور قاضی اکبر محمود صاحب اور میرے دادا حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ کی اولاد کا ہر فرد اور ہر وہ خاندان جس کا "قاضی فیملی" سے تعلق ہے آپکی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور احباب جماعت کے خاص طور پر شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا اور ہر طرح ہمدردی اور دلجوئی فرمائی خداوند تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین

نوٹ:۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے چار مستحقین کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا دمشق میں نزول

ایک شنیدہ روایت کی نہایت ضروری تصحیح

(از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے)

میرے ایک حالیہ مضمون میں جو "الفضل" مجریہ ۵ رجولائی ۱۹۶۴ء میں زیر عنوان "مصلح موعود کی شانِ خلافت" شائع ہو چکا ہے۔ صفحہ ۴ کالم ۳ پر یہ لکھا ہے کہ:-

(۴) "حدیث شریف میں پیشگوئی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق کے مشرق میں ایک سفید منارہ کے پاس اترے گا۔ اسکے مختلف پہلو ہیں۔ ان میں سے ایک پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے کہ:-

ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃٌ من خلفائہ الی ارض دمشق۔

یعنی حدیث کی پیشگوئی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مسیح موعود خود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کے علاقہ کی طرف سفر کرے گا یعنی بطور تمثیل یعنی مسافر کے وہاں اترے گا۔ یہ پیشگوئی بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔ (اسکے آگے یہ روائت درج ہے)

۱۹۲۴ء میں جب آپ دمشق گئے تو دمشق کے ایک بڑے ہوٹل کے مالک نے آپ کو اپنے ہوٹل سے منتقل ہو جانے کا نوٹس دیا۔ مجبوراً آپ کو دمشق کے مشرقی جانب ایک چھوٹے سے ہوٹل میں منتقل ہونا پڑا۔ جس کے پاس ایک چھوٹی سی مسجد میں ایک چھوٹا سا منارہ بھی تھا۔ سو حدیث کی پیشگوئی لفظی طور پر بھی پوری ہوئی کہ:-

یَنزل عیسیٰ بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقیہ دمشق۔

یعنی "عیسیٰ بن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس بطور نزیل قیام کرے گا۔"

افسوس ہے کہ مذکورہ بالا مضمون میں ہوٹل سے منتقل ہونے اور پھر کسی چھوٹے سے ہوٹل کے پاس المنارۃ البیضاء دیکھنے کی روائت درست نہیں ہے اسلئے تاریخی لحاظ سے اس کی تصحیح کا شائع ہونا ازبس ضروری ہے۔ چونکہ مکرم و محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب بھی اس سفر میں حضور پرنور ایدہ اللہ کے ساتھ دمشق کے سنٹرل ہوٹل میں مقیم تھے۔ اس لئے روائت مندرجہ بالا کے بارہ میں جب حضرت ڈاکٹر صاحب سے استفسار کیا گیا تو آپ نے تحریری جواب میں فرمایا کہ:-

"یہ بات ہرگز درست نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو بڑا ہوٹل چھوڑ کر چھوٹے ہوٹل میں جانا پڑا بلکہ جس ہوٹل میں حضور پہلے روز ٹھہرے تھے اسی میں آخیر تک مقیم رہے۔ لوگوں نے کچھ ہنگامہ آرائی کی تھی جس کی وجہ سے ہوٹل کا مالک خائف ہو گیا تھا کہ لوگ کہیں سخت قسم کا نقصان نہ پہنچائیں۔ اور ہم نے اپنی گھبراہٹ کی وجہ سے کسی دوسرے ہوٹل میں چلے جانے کے لئے کہا تھا لیکن حضور نے گورنر کو جب حالات سے اطلاع دی تو اس نے حفاظت کا انتظام کر دیا۔ بعد میں ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا تھا۔ کہ لوگ کوئی مخالفانہ ہنگامہ آرائی نہ کر رہے تھے بلکہ ملاقات میں مسابقت کی وجہ سے کشمکش میں مبتلا ہو جاتے تھے......

.... دمشق میں سنٹرل ہوٹل چند بڑے ہوٹلوں میں سے ایک تھا۔"

اب ذیل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک گذشتہ تقریر سے جو "الفضل" مجریہ ۴ ردسمبر ۱۹۲۴ء میں شائع شدہ ہے۔ ہوٹل اور المنارۃ البیضاء سے متعلق اصل واقعہ کی حقیقت ناظرین کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"جب ہم دمشق میں گئے تو اول تو ٹھہرنے کی جگہ ہی نہ ملتی تھی۔ مشکل سے انتظام ہوا۔ مگر دو دن تک کسی نے توجہ نہ کی۔ میں بہت گھبرایا اور دعا کی کہ الٰہی! پیشگوئی جو دمشق کے متعلق ہے کس طرح پوری ہوگی۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ ہم ہاتھ لگا کر واپس چلے جائیں۔ تو اپنے فضل سے کامیابی عطا فرما!

جب میں دعا کر کے سویا تو رات کو یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہو گئے۔

عبدٌ مکرمٌ - یعنی ہمارا بندہ جس کو عزت دی گئی۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ تبلیغ کا سلسلہ یہاں کھلنے والا ہے۔ چنانچہ دوسرے ہی دن جب اٹھے تو لوگ آنے لگے۔ یہاں تک کہ صبح سے رات کے بارہ بجے تک دو سو سے لے کر بارہ سو تک لوگ ہوٹل کے سامنے کھڑے رہتے۔ اس سے ہوٹل والا ڈر گیا کہ فساد نہ ہو جائے۔ پولیس بھی آ گئی اور پولیس آفیسر کہنے لگا۔ فساد کا خطرہ ہے۔ میں یہ دکھانے کے لئے کہ لوگ فساد کی نیت سے نہیں آئے۔ مجمع کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند ایک نے گالیاں بھی دیں۔ لیکن اکثر نہایت محبت کا اظہار کرتے اور ھذا ابن المہدی کہتے اور سلام کرتے۔ مگر باوجود اس کے پولیس والوں نے کہا کہ اندر بیٹھیں۔ ہماری ذمہ داری ہے اور اس طرح ہمیں (گویا) اندر بند کر دیا۔ اس پر ہم نے برٹش قونصل کو فون کیا اور اس نے انتظام کیا۔ گورنر نے اپنے بھائی کو بھیجا جس نے مجمع کو دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ فسادی نہیں۔ ملنے کے شوق سے آئے ہیں۔ جس نے کہا۔ ہمیں ان کی طرف سے تکلیف نہیں بلکہ پولیس کی طرف سے ہے۔ جس نے بند کر دیا ہے۔ اس پر ایسا انتظام کر دیا گیا کہ لوگ اجازت لے کر اندر آتے رہے۔ اور عجیب حالت تھی۔"

"ایک بڈھا بہت بڑا رئیس آیا اور کہنے لگا کہ آج مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ آئے ہیں۔ آپ مجھے سمجھائیں۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا کہ آپ لوگ جگہ تو دیتے نہیں۔ رہیں کہاں؟ کہنے لگا ابھی میں آپ کی رہائش کا انتظام کرتا ہوں۔ ایک اور نے رقعہ لکھا کہ میں صبح سے ملاقات کے لئے بیٹھا ہوں۔ مگر مجھے موقعہ نہیں ملا۔ اب یہ رقعہ لکھتا ہوں کہ میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لایا۔ آپ۔ مجھے جہاں تبلیغ کے لئے بھیجیں۔ جانے کے لئے تیار ہوں۔ میں عربی، ترکی اور فارسی جانتا ہوں......

...... غرض عجیب رنگ تھا۔"

"کالجوں کے لڑکے اور پروفیسر آئے۔ کاپیاں ساتھ لائے اور جو میں بولتا لکھتے جاتے۔ اگر کوئی لفظ رہ جاتا۔ تو کہتے یا اُستاد ذرا ٹھہریئے۔ یہ لفظ رہ گیا ہے گویا انجیل کا وہ نظارہ تھا جہاں اسے استاد کر کے حضرت مسیحؑ کو مخاطب کرنے کا ذکر ہے۔

"اگر کسی مولوی نے خلاف بولنا چاہا۔ وہی لوگ اسے ڈانٹ دیتے۔ ایک مولوی آیا جو بڑا بااثر سمجھا جاتا تھا اس نے فضول باتیں کیں تو تعلیم یافتہ لوگوں نے ڈانٹ دیا اور کہہ دیا کہ ایسی بے ہودہ باتیں نہ کرو۔ ہم تمہاری باتیں سننے کے لئے نہیں آئے۔ اس پر وہ چلا گیا۔ اور وہ معذرت کرنے لگے کہ وہ بے وقوف تھا۔ اس کی کسی بات پر ناراض نہ ہوں"

"پھر المنارۃ البیضاء کا بھی عجیب معاملہ ہوا۔ ایک مولوی عبد القادر صاحب، سید ولی اللہ شاہ صاحب کے دوست تھے۔ اُن سے میں نے پوچھا کہ وہ منارہ کہاں ہے؟ جس پر تمہارے نزدیک حضرت عیسیٰ نے اترنا ہے کہنے لگے مسجد انبیاء کا ہے۔ لیکن ایک اور مولوی صاحب نے کہا کہ عیسائیوں کے محلہ میں ہے۔ ایک اور نے کہا حضرت عیسیٰ آکر خود بنائیں گے۔ اب ہمیں حیرت تھی کہ وہ کونسا منارہ ہے دیکھیں تو چلیں۔ صبح کو میں نے ہوٹل میں نماز پڑھائی۔ اس وقت میں اور ذوالفقار علی خاں صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے۔ یعنی میرے پیچھے دو مقتدی تھے۔ جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا سامنے مینار ہے اور ہمارے اور اس کے درمیان صرف ایک سڑک کا فاصلہ ہے۔ میں نے کہا یہی وہ مینار ہے۔ اور ہم اس کے مشرق میں تھے۔ یہی وہاں سفید منارہ تھا اور کوئی نہ تھا۔ مسجد انبیاء والے مینار نیلے رنگ کے تھے۔ جب میں نے اس سفید مینار کو دیکھا اور پیچھے دو ہی مقتدی تھے۔ تو میں نے کہا کہ وہ حدیث بھی پوری ہو گئی۔"

مندرجہ بالا اقتباسات سے پہلی روایت شنیدہ کے برخلاف یہ ثابت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب ۱۹۲۴ء میں دمشق تشریف لے گئے تھے تو دورانِ قیام میں سنٹرل ہوٹل میں ہی مقیم رہے۔ اور آپ کو کسی چھوٹے ہوٹل میں منتقل ہونا نہیں پڑا تھا۔ اس ہوٹل کے مالک نے فساد کے خوف سے گھبرا کر اپنے ہوٹل سے منتقل ہونے کی درخواست حضور سے کی تھی۔ مگر پھر عرب گورنر اور برٹش قونصل کے پورے انتظامات کر دینے پر اس کی تسلی ہو گئی تھی۔

المنارۃ البیضاء کسی چھوٹے سے ہوٹل کے قریب والی چھوٹی سی مسجد کا مینار نہیں تھا۔ بلکہ سنٹرل ہوٹل کے غربی جانب سڑک پار والی معروف مسجد کا واحد سفید مینار تھا۔ جس کے مشرق میں حضرت خلیفۃ المسیح مع دو احمدی مخلصین کے ہوٹل کے کمرہ میں نزیل یعنی اترے ہوئے تھے۔

لہٰذا حدیث نبوی کی پیشگوئی۔ کہ

یَنزل عیسیٰ بن مریم
عند المنارۃ البیضاء شرقیہ
دمشق

حضور پُرنور کی ذات میں بکمال عزت و احترام اور کامیابی کے ساتھ لفظی طور پر بھی پوری ہوئی۔

فالحمد للّٰہ علیٰ احسانہ
واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ
رب العالمین

(۵)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم مولوی عمر فاروق صاحب سیکرٹری وقف جدید ایبٹ آباد کی صحت کچھ دنوں سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو کامل صحت بخشے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

۲۔ مکرم و محترم چوہدری محمود احمد صاحب ملکیانہ ضلع گجرات کی صحت ناساز ہے۔ اور بعض مشکلات کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو کامل صحت عطا فرماوے اور ہر شر سے بچائے۔ آمین۔

(خاکسار۔ محمد سعید دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کا پاؤں جل گیا ہے جسکی وجہ سے پاؤں کی تمام کھال اتر گئی ہے۔ ایک قدم بھی چلنا مشکل ہے اور ساتھ ہی بخار بھی ہے۔ درویشان قادیان اور احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (محمود احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعمیر مساجد بیرون صدقہ جاریہ ہے

۵/۶۴-۱۲ تا ۵/۶۴-۲۰

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۳۶۱	مکرم نجم الدین صاحب قمرآباد ضلع نواب شاہ (سندھ)	۱۰-۰۰ روپیہ
۳۶۲	" پیر نصیر احمد صاحب پیراں غائب ضلع ملتان	۱۸-۰۰ "
۳۶۳	" میاں سلیم اختر صاحب علاقہ سلطان پورہ لاہور	۱۰-۰۰ "
۳۶۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد عبد اللہ صاحب راولپنڈی	۱۰۰-۰۰ "
۳۶۵	مکرم قریشی عبد الرشید صاحب "	۱۰-۰۰ "
۳۶۶	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ "	۱۰-۰۰ "
۳۶۷	احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۹ ضلع بہاولنگر بذریعہ مکرم چوہدری علی شیر صاحب	۲۰-۰۰ "
۳۶۸	محترمہ مسز ممتاز حنیف صاحبہ صادق پبلک سکول بہاولپور	۵۰-۰۰ "
۳۶۹	" امۃ الحبیب بیگم صاحبہ گلی استانیاں بچے کوارٹرز ربوہ	۵۰-۰۰ "
۳۷۰	احباب جماعت احمدیہ نصرت آباد فارم ضلع ملتان بذریعہ مکرم چوہدری محمد الدین صاحب	۱۰-۰۰ "
۳۷۱	" " ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم چوہدری عبد السلام صاحب	۱۲-۵۶ "
۳۷۲	مکرم خالد سعید احمد صاحب جم خانہ نیو ہوسٹل گورنمنٹ کالج حیدرآباد (سندھ)	۱۰-۰۰ "
۳۷۳	" چوہدری شریف احمد صاحب چک نمبر ۵۵۹ گ۔ب ضلع لائل پور	۱۰-۰۰ "
۳۷۴	" مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ (بلوچستان)	۱۰-۰۰ "
۳۷۵	" ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ گولبازار ربوہ	۱۰-۰۰ "
۳۷۶	احباب جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۲۳ ضلع بہاولنگر بذریعہ مکرم اللہ دتا صاحب	۱۰-۰۰ "
۳۷۷	مکرم ماسٹر عطاء محمد خاں صاحب مدرسہ مدراتی ضلع ڈیرہ غازیخاں	۲۱-۰۰ "
۳۷۸	احباب جماعت احمدیہ بھلیسر ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب	۱۰-۰۰ "
۳۷۹	مکرم محمد افضل صاحب دوالمیال ضلع جہلم	۱۵۰-۰۰ "
۳۸۰	احباب جماعت احمدیہ ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب	۳۰-۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

داخلہ انجنیئرنگ کالج پشاور

پراسپکٹس و فارم درخواست برائے داخلہ بیچلر آف انجنیئرنگ ڈگری کورس سول الیکٹریکل مکینیکل و ایگریکلچرل انجنیئرنگ دو روپے کا منی آرڈر بھیج کر پرنسپل سے طلب ہو۔

درخواستیں - ۸/۶۴ تک یا نتیجہ بی ایس سی و ایف ایس سی کے بعد دس روز تک۔ سیٹیں فرسٹ انجنیئرنگ کلاس دو صد۔ انتخاب بنا بر قابلیت۔ شرائط۔ سیکنڈ ڈویژن بی ایس سی/ایف ایس سی۔ نان میڈیکل

(پ۔ٹ ۷/۶۴ ۱۵) (ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱ - میں ضعف دل کا دیرینہ مریض ہوں۔ اب کے دورہ بہت شدید پڑا۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مجھے افاقہ ہے۔ مگر ابھی دل کی حالت پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی التجا ہے۔

(سید عبید اللہ امیر جماعت احمدیہ حلقہ چک جھمرہ ضلع لائل پور)

۲ - ملک محمود احمد صاحب ایاز نے امسال ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے آپ کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد ریاض قمر ۹۳/۶-R پوسٹ آفس ۹۷/۶-R ضلع بہاولنگر)

۳ - خاکسار کے ماموں بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(محمود احمد دار الصدر غربی ربوہ)

۴ - میرے والد بزرگوار چوہدری محمود احمد صاحب ساکن بگیانہ ضلع گجرات بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اور بیمار بھی رہتے ہیں۔ جملہ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین

(خاکسار امۃ الحمید بیگم کیپٹن محمد سعید ربوہ)

۵ - شیخ سعید احمد صاحب کے بچے عزیز منیر احمد کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن سے پیٹ میں زہر پھیل گیا تھا۔ جس سے حالت بہت خطرناک ہو گئی تھی۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن تاحال حالت تسلی بخش نہیں۔ بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سلیم اختر اوورسیر۔ گوجرانوالہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد۔ گجرات۔ کھاریاں۔ کوٹلی (آزاد کشمیر)، جہلم۔ گوجرخاں۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ۔ ایبٹ آباد مانسہرہ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ رسالپور چھاؤنی۔ مردان۔ پشاور۔ کوہاٹ وغیرہ مقامات کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔

جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مکرم خواجہ صاحب سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اراکین مجالس خدام ضلع جہلم کے لئے

ایک ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس ۲۴ تا ۳۱ جولائی ۶۴ء بمقام مسجد احمدیہ جہلم شہر اور مسجد احمدیہ محمود آباد جہلم منعقد ہو رہی ہے۔ تربیتی کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بعد نماز ظہر فرمائیں گے۔ اختتامی اجلاس سے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ خطاب فرمائیں گے۔

نیز اس اجلاس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اور مکرم میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین بھی تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے تمام مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم اور مجالس بیرون جات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نمائندے تربیتی کلاس میں بھجوا کر اس سے استفادہ کریں۔ اور شکریہ کا موقع ہم پہنچائیں۔

(سعید احمد چوہدری قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم)

میت کیلئے تابوت

مرحوم موصی احباب کی نعشوں کو ربوہ لاتے وقت بعض احباب تابوت کے سائز کا چنداں خیال نہیں رکھتے۔ اور اتنا بڑا بنوا لیتے ہیں کہ ایک عام قبر میں اسے دفن کرنے کے لئے مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قبر کو اس کے مطابق لمبا، چوڑا اور بنانے کے لئے کئی گھنٹے زائد وقت لگ جاتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ایسے کئی واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ دوست نعش کے لئے تابوت بنوانے میں یہ خیال نہیں رکھتے کہ موقعہ پر اس کے دفن کرنے میں کتنا زائد وقت خرچ ہوگا۔ اور دوستوں کو جو نعش کے دفن ہونے تک ساتھ رہیں گے دن یا رات کو اور سردی یا گرمی میں کس قدر کوفت ہوگی۔ وہ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ وہ زائد لکڑی لگا کر بے جا اسراف کر رہے ہیں۔ جس کا کوئی فائدہ نہ میت کو ہے، نہ خود ان کو۔

پس احباب کی اطلاع کے لئے ایک مرتبہ پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ سوائے استثنائی صورت کے تابوت کا عام سائز یہ ہے۔

لمبائی سوا چھ فٹ۔ چوڑائی پونے دو فٹ۔ اونچائی اطراف سے ایک فٹ۔ اونچائی درمیان سے ڈیڑھ فٹ۔

مقامی کارکنان کو ایسے مواقع آنے پر نگرانی رکھنی چاہیئے۔ کہ سوائے استثنائی صورت کے کوئی تابوت لمبائی، چوڑائی، اور اونچائی میں زیادہ حجم کا نہیں ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

۶ - میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ ناہید قریشی عرصہ دس روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ قارئین الفضل عزیزہ کی کامل صحت و شفاء کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار سلطان احمد قریشی ٹیلیفون اپریٹر سکھر)

۷ - عاجز کو بعض حکمانہ پریشانیاں درپیش ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر الدین احمد ٹیچر ڈھوڈا رانجھا ضلع سرگودہا)

۸ - میرے بڑے بھائی عبد القادر صاحب ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (عبد البادی۔ ایف۔ اے۔ کمالیہ)

۹ - بندہ چار پانچ یوم سے پیٹ میں درد کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

۱۰ - خاکسار بعض گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم کے ساتھ جلد نجات دے۔ آمین (خاکسار ڈاکٹر بشیر الدین احمد (ہیلتھ اسسٹنٹ) ترنڈی بازار رنگ محل لاہور)

تفسیر قرآن مجید اور مودودی صاحب

(نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو)

(آخری قسط)

۴۔ مولانا مودودی صاحب سورۃ المائدہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

"یہ پوری سورہ ایک ہی خطبہ پر مشتمل ہے۔۔۔ سلسلہ بیان میں کہیں کوئی ضعیف سا خلا بھی محسوس نہیں ہوتا"

گویا مولانا کے نزدیک سارے قرآن شریف میں یہی ایک سورۃ ہے جس کے سلسلہ بیان میں انہیں کوئی خلا محسوس نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ انھوں نے یہ بیان سارے قرآن کی بجائے صرف ایک سورۃ کے متعلق دیا ہے گویا آپ کے نزدیک باقی قرآن میں کئی مقامات ایسے ہیں جن کے سلسلہ بیان میں خلا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون ط

خدا کے بندو! حق یہ ہے کہ کلام اللہ میں کہیں بھی کوئی ذرا سا خلا بھی نہیں اور اگر کسی بندۂ خدا کو کوئی خلا محسوس ہو تو یہ اس کے تدبر کا خلا اور دماغ کا خلل ہے۔

۵۔ پھر مولانا مودودی نے آیت واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کی تفسیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ:۔

"تمہارا فرض ہے کہ تم میں سے جس جس کے دائرہ عمل سے وہ کام متعلق ہو وہ اپنے دائرے کی حد تک اس کا (انسان کا) ساتھ دے وہ چوری کرنا چاہے یا نماز پڑھنے کا ارادہ کرے نیکی کرنا چاہے یا بدی کے ارتکاب کے لئے جائے،" (ص۶۵)

مولانا کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ مولانا فرشتوں کو بدی میں بھی انسان کا ساتھ دینے والا سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک یہ عقیدہ اسلامی نہیں ہے بلکہ صرف "اسلامی جماعت" کے ہیڈ کا ذاتی عقیدہ ہے۔ اسلامی عقیدہ کی رو سے فرشتوں کا کام صرف نیکی اور مفید تحریکات کرنا اور چلانا ہے انسان کو بدی کی تحریک کرنے اور برائی میں اس کا ساتھ دینے کی ڈیوٹی صرف خناس ابلیس کی ہے

۶۔ آج کل جب کہ اکثر محققین اس حقیقت کے قائل ہو چکے ہیں کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ مولانا مودودی صاحب کی تفسیر میں اب بھی بعض آیات کو منسوخ ٹھہرایا گیا ہے مثلاً مولانا کے نزدیک آیت کتب علیکم الوصیۃ للوالدین والاقربین اور آیت والذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین اور ایسے ہی آیت والتی یاتین بفاحشۃ اور والذان یاتیانھا یہ سب منسوخ ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ حال ہی میں ڈیرہ غازی خان ضلع مظفر گڑھ کے جماعت اسلامی کے امیر نے تقریر کرتے ہوئے بڑے زور سے یہ دعوے کیا کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں۔ سبحان اللہ پیر نمی گیرد و پیروجہ مے سراید۔

۷۔ مولانا صاحب کی تفسیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مسلمانوں کے مابین متنازع فیہ مسائل میں عموماً ایک ایسا راستہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں جو بین بین ہو۔ یعنی حق اور باطل کے درمیان ایک ایسی راہ نکالتے ہیں جو تلبسون الحق بالباطل کی مصداق ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ طریق خود باطل ہے مولانا کے اس انداز کے ثبوت میں متعدد آیات میں سے صرف ایک آیت کی تفسیر پیش خدمت ہے آپ نے آیت بل رفعہ اللہ الیہ پر ایک بے معنے بحث کرنے کے بعد جو خلاصہ نکالا ہے اسی کی حقیقت ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کی روح سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرز عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ رفع جسمانی کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی!" (ص۴۲۱)

سبحان اللہ! گویا مولانا کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہ تو جسم کے ساتھ اٹھائے گئے ہیں اور نہ آپ نے وفات پائی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کتنی غیر معقول بات ہے حیات مسیح و وفات مسیح کے قائلین میں سے ایک فریق یقیناً حق پر ہے مگر آپ دونوں کی مخالفت کرتے ہوئے ایک خلاف عقل بات کہتے ہیں اور پھر اس خلافِ عقل بات کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسی لئے اس عبارت کے بعد آپ فرماتے ہیں:۔

"رفع کی کیفیت کو اسی طرح مجمل چھوڑ دیا جائے۔ جس طرح خدا تعالےٰ نے مجمل چھوڑ دیا ہے"

افسوس ہے مولانا کی فہم و فراست اور قرآن دانی کی لیاقت پر! قرآن کریم تو اپنے آپ کو مفصل کا نام دیتا ہے اور مولانا صاحب اسے مجمل قرار دیتے ہیں پھر قرآن کریم کا دعوے ہے کہ اہل کتاب کے اختلافات کا انصاف سے فیصلہ کرتا ہے، اور حکم و عدل ہے مگر مولانا صاحب اس کی طرف ایسا فیصلہ منسوب فرماتے ہیں کہ جس پر دشمنان اسلام خصوصاً یہود و نصاریٰ کو اسلام پر اور قرآن پر ہنسی کا موقع ملے۔

۸۔ پھر مولانا کی تفسیر کے پڑھنے والے کے ذہن میں قرآن کریم کے متعلق ایک خطرناک غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ گویا قرآن کریم کے نظریات متخالف اور متضاد ہیں۔۔ مثلاً آیت

لاتقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق

کی تفسیر فرماتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"اب رہا یہ سوال کہ "حق کے ساتھ" کا کیا مفہوم ہے تو اس کی تین صورتیں قرآن میں بیان کی گئی ہیں اور دو صورتیں اس پر زائد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں" (ص۵۹۹)

اس بیان کے بعد مولانا نے پانچویں صورت جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زائد بتائی ہے یہ لکھی ہے کہ:۔

"جو شخص ارتداد اور خروج از جماعت کا مرتکب ہو"

اس کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے مولانا کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں مرتد کو قتل کر دینے کا حکم موجود نہیں ہے مگر عجیب بات ہے کہ آپ نے "مرتد کی سزا" کے عنوان سے جو کتاب لکھی ہے اس میں سب سے پہلے قرآن کریم ہی سے اس حکم کو ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ سبحان اللہ! کیا قرآن کریم میں بھی اختلاف ہے؟ اگر نہیں تو پھر مودودی صاحب ایسی تفسیریں کیوں کرتے ہیں۔ کہ جن سے قرآن موردِ اختلاف ٹھہرے۔

۹۔ ایسے ہی مولانا سورۃ البقرہ کے دیباچہ ص۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"فہمائش سے قبول نہ کریں تو جاہلیت کے فاسد نظام زندگی کو زور سے مٹا دینے میں بھی تامل نہ ہو گا"

یعنی اگر کفار وعظ و نصیحت اور تلقین و تبلیغ سے اسلام کو قبول نہ کریں تو تلوار کے زور سے ان کو مسلمان بنایا جائے۔ لیکن اس کے برعکس آپ نے متعدد آیات کی تفسیر میں آزادی مذہب کے حق کو تسلیم کیا ہے اور جبر و اکراہ کی مذمت کی ہے۔ چند حوالے پیش خدمت ہیں مثلاً آپ آیت منھم من اٰمن و منھم من کفر کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اعتقاد و عمل کی راہوں میں انتخاب کی آزادی عطا کی اور انبیاء کو لوگوں پر کوتوال بنا کر نہیں بھیجا" (ص۱۹۳)

پھر آیت لا اکراہ فی الدین کی ذیل میں لکھتے ہیں آیت کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"اسلام کا یہ اعتقادی اور اخلاقی و عملی نظام کسی پر زبردستی نہیں ٹھونسا جا سکتا" (ص۱۹۶)

پھر اسی مضمون کا اعادہ ص۳۸۸ ص۵۶۹ ص۵۷۰ میں بھی کیا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ پہلے حوالے میں اور مابعد کے حوالوں میں تضاد ہے مگر یہ تضاد درحقیقت قرآن یا قرآن کی آیات میں نہیں، بلکہ قرآن اور مودودی صاحب کے خیالات میں ہے مولانا صاحب قرآن کی بات کو چھپا نہیں سکتے اور اپنے ذاتی جذبات کو دبا نہیں سکتے۔ اس لئے آپ کی تفسیر اسلامی تعلیم اور مودودی تفہیم کی دو رنگی اور باہمی کشمکش کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ قرآن اپنی خو نہیں چھوڑتا۔ اور مودودی صاحب اپنی وضع نہیں بدلتے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مولانا صاحب تو اسلام کے نادان دوستوں میں نام پا رہے ہیں اور قرآن و اسلام چالاک دشمنوں میں بدنام ہو رہے ہیں۔

واللہ خیر حافظاً

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد ۱۲ جولائی۔ باخبر ذرائع کے مطابق سولہ اور اٹھارہ جولائی خط متارکہ جنگ کے قریب آزاد کشمیر کے علاقہ میں بھارتی فوجیوں اور آزاد کشمیر کے مجاہدین کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جن میں مجاہدین نے چھ اور بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ یاد رہے کہ اس سے چند روز پہلے بھی کشمیری مجاہدین نے بھارت کے گیارہ فوجیوں کو ہلاک اور مجروح کر دیا تھا۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق ۱۸ جولائی کو بھمبر سے بارہ میل دور شمال مشرق میں بھارتی فوج کا ایک گشتی دستہ جنگ بندی لائن پار کر کے آزاد کشمیر کے علاقہ میں گھس آیا۔ آزاد کشمیر کے گشتی دستے نے اسے دیکھ لیا جس پر دونوں دستوں میں زبردست جھڑپ ہوئی جس کے دوران بھارت کے پانچ فوجی ہلاک ہوئے، بھارتی فوجی اس کے بعد جان بچانے کے لئے بھاگ کر مقبوضہ کشمیر کے علاقے میں چلے گئے۔ اس سے قبل ۱۶ جولائی کو پڑھڑ سے چار میل دور شمال مشرق میں ایک بھارتی گشتی دستہ نے خط متارکہ جنگ پار کر کے غیر فوجی علاقے سے مویشی چرا لے جانے کی کوشش کی اس پر آزاد کشمیر اور بھارت کے گشتی دستوں میں فائرنگ ہوئی۔ جس سے ایک بھارتی فوجی ہلاک ہو گیا۔

● استنبول ۱۲ جولائی۔ پاکستان کے صدر محمد ایوب خان ایران ترکی اور پاکستان کے سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے کل جب لندن سے یہاں پہنچے تو ان کا بہت شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ تینوں مسلمان ملکوں میں مختلف شعبوں میں تعاون پیدا کرنے کے لئے یہ دو روزہ کانفرنس کل سے شروع ہو رہی ہے صدر محمد ایوب خان کل صبح جب لندن سے استنبول پہنچے تو ہوائی اڈہ پر ترکی کے صدر مسٹر جمال گرسل وزیر اعظم مسٹر عصمت انونو۔ سینیٹ اور قومی اسمبلی کے سپیکروں اور وزراء نے ان کا خیر مقدم کیا آپ کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق شہنشاہ ایران شاہ رضا شاہ پہلوی بھی کانفرنس میں شرکت کے لئے کل یہاں پہنچ گئے ان کا استقبال بھی صدر جمال گرسل اور وزیر اعظم عصمت انونو نے کیا۔

● ٹوکیو۔ ۲۱ جولائی۔ جاپان کے مغربی اور وسطی علاقہ میں سیلاب آجانے سے گزشتہ تین روز کے دوران سو افراد ہلاک اور تیس ہزار کے لگ بھگ بے گھر ہو گئے۔ اس کے علاوہ دو سو بھی افراد زخمی ہوئے اور ۲۳ تا حال لاپتہ ہیں۔ یہ سیلاب گزشتہ دنوں کی شدید بارش کا نتیجہ ہیں جس کی وجہ سے پہاڑ کا تودے گر پڑے اور سینکڑوں عمارتوں میں شگاف پڑ گئے۔ جاپان کی قومی پولیس ایجنسی اور سیلف ڈیفنس ایجنسی کے مطابق سیلاب سے پانچ سو ستاون عمارات تباہ ہو گئیں ایک سو اکانوے پل بہہ گئے اور قریباً چھ ہزار گھروں میں پانی داخل ہو گیا قریباً ایک درجن مقامات پر ذرائع آمد و رفت منقطع ہو گئے اور پندرہ مقامات پر تودے گرنے سے ریلوں کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ بعد کی اطلاع کے مطابق وسطی جاپان کے شہر ازولو میں تودہ گر جانے سے سات مزید افراد ہلاک اور ۲۴ لاپتہ ہو گئے۔

● پیکنگ ۲۱ جولائی۔ حکومت چین نے اعلان کیا ہے اگر امریکہ نے ویٹ نام اور ہند چینی میں جارحانہ جنگ کا دائرہ وسیع کرنے کا فیصلہ کیا تو چین خاموش نہیں بیٹھے گا۔

● لاہور ۲۱ جولائی۔ حکومت مغربی پاکستان نے عید میلاد النبی کے سلسلہ میں صوبہ کے تمام شہری علاقوں کے مسلمانوں کو دو چھٹانک فی کس کے حساب سے کھانڈ کا خاص کوٹہ دینے کا فیصلہ کیا ہے دیہی علاقوں میں یہ کوٹا ایک چھٹانک فی کس کے حساب سے دیا جائے گا۔ صارفین یہ خاص کوٹا ماہ جولائی کے دوران کسی بھی دن حاصل کر سکتے ہیں۔

● کراچی ۲۱ جولائی۔ پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز کے کمرشل ڈائریکٹر مسٹر جے ایس مرزا نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ پی آئی اے اس سال ستمبر میں پاکستان اور چین کے درمیان ہفتہ میں دو بار سروس شروع کر دے گی۔ لندن تک ہفتہ وار پروازوں کی تعداد سات تک پہنچ جائے گی

آپ نے بتایا کہ ان نئی پروازوں میں دمشق استنبول یا راستہ کے دوسرے شہروں کو بھی شامل کر لیا جائے گا پی آئی اے کی لندن کراچی سروس نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

● راولپنڈی ۲۱ جولائی۔ اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل نے کل چار گھنٹے تک ملک میں شراب کے استعمال کی مکمل ممانعت کے مسئلہ پر غور کیا۔ آج پھر اس مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے کونسل کے اجلاس کی صدارت علامہ علاؤالدین صدیقی کر رہے ہیں اگر کونسل نے امتناع شراب کے مسئلہ پر آج کے اجلاس میں غور مکمل کر لیا تو تعزیرات پاکستان میں مناسب ترمیم کے ذریعہ انہیں اسلامی احکام کے مطابق بنانے اور پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس پر بھی غور شروع کیا جائے گا۔

● قاہرہ ۲۱ جولائی۔ مصر اور اسرائیل کے فضائی دستوں کے درمیان ایک جھڑپ میں مصری ہوائی جہازوں نے اسرائیل کے دو تیز رفتار طیارے مار گرائے۔ یہ جھڑپ مصر کے علاقہ پر ہوئی۔

مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیل کے آواز سے زیادہ تیز رفتار سے پرواز کرنے والے چار ہوائی جہازوں نے کل مصر کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے متحدہ عرب جمہوریہ کے علاقہ پر پرواز کی۔ اسرائیلی ہوائی جہاز پرواز کرتے ہوئے ابوکبر کے علاقہ تک پہنچ گئے۔ یہ شہر اسکندریہ سے پچاس میل مشرق کی طرف واقع ہے۔ مصری ہوائی جہازوں نے اسرائیلی طیاروں کا پیچھا کیا اور ان پر فائرنگ کی۔ ایک اسرائیلی طیارہ کو گولی لگنے سے آگ لگ گئی اور وہ نواحی سمندر میں جا گرا۔ ایک اور اسرائیلی طیارے کو بھی گولی لگی اور باور کیا جاتا ہے کہ وہ تباہ ہو گیا۔ دوسرے دو ہوائی جہاز واپس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ یہ دونوں جیٹ طیارے نیل کے ڈیلٹا کے علاقہ میں فوجی اہمیت کے ٹھکانوں کا سراغ لگانے کی غرض سے آئے تھے۔

● لاہور ۲۱ جولائی۔ مغربی پاکستان کے جنوبی اور وسطی علاقوں میں سیلاب کا زور بڑھ رہا ہے۔ کل دوپہر تک مٹھن کوٹ کے مقام پر سندھ میں شدید سیلاب تھا اور پانی کی سطح ساڑھے نو فٹ تھی جو خطرے کے نشان سے چھ انچ کم ہے۔

تونسہ کے مقام پر درمیانے درجہ کا سیلاب ہے یہاں پانی کا اخراج چار اور پانچ لاکھ کیوسک کے درمیان ہے کوٹری اور سکھر کے مقام پر دریائے سندھ میں معمولی سیلاب ہے لیکن یہاں پانی کی سطح آہستہ آہستہ بلند ہو رہی ہے، دریائے چناب میں تریموں اور پنجند کے مقامات پر معمولی درجہ کا سیلاب ہے ستلج اور راوی میں معمولی درجہ کا سیلاب ہے۔

● بہاولپور ۲۱ جولائی۔ بہاولپور کے ڈویژنل کمشنر مسٹر جی یزدانی ملک نے کہا ہے کہ پنجند سے کشمور تک کے علاقہ میں سیلاب سے بچاؤ کے اقدامات کے سلسلہ میں خاص دستے گشت کر رہے ہیں تاکہ سیلاب کی صورتِ حال کے پیش نظر عوام کو اپنی حفاظت کے لئے بروقت معلومات فراہم کی جا سکیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بالائی علاقوں میں زبردست بارش کے باعث پنج ند کے مقام پر شدید سیلاب کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے اور اس خطرہ کے پیش نظر احتیاطی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

● لاہور ۲۱ جولائی۔ صوبائی محکمہ خوراک کے ایک افسر نے کہا ہے کہ چینی کی موجودہ قلت کم از کم مزید تین ماہ تک قائم رہے گی۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندے سے گفتگو کے دوران محکمہ خوراک کے افسر نے کہا کہ چینی کی پیداوار میں کافی کمی کے باعث کوٹہ میں کمی کی گئی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حکومت چینی کی قلت دور کرنے کے لئے باہر سے چینی درآمد نہیں کرے گی کیونکہ عالمی منڈی میں چینی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

● ڈھاکہ ۲۱ جولائی۔ پاکستانی فضائیہ کا ایک لڑاکا طیارہ آج یہاں گر کر تباہ ہو گیا۔ یہ حادثہ تربیتی پرواز کے دوران ہوا ہے اور اس میں طیارے کا پائلٹ ہلاک ہو گیا ہے۔ حادثہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

● لیوپولڈ ویل ۲۱ جولائی۔ کانگو کے وزیر اعظم مسٹر شومبے نے جمعہ کو لیوپولڈ ویل میں گھانا کے سفیر سے ملاقات کی جس کے بعد ایک سرکاری بیان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ گھانا کے صدر نکرومہ قاہرہ میں منعقد ہونے والی افریقی سربراہوں کی کانفرنس میں مسٹر شومبے کی شرکت کے خلاف نہیں ہیں۔

● نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ سینیٹ (متحدہ) سوشلسٹ پارٹی الہ آباد میں لوک سبھا کے ضمنی انتخاب میں وزیر اطلاعات مسز اندرا گاندھی کے مقابلہ میں اپنا امیدوار کھڑا کرے گی۔ یہ نشست پنڈت نہرو کے انتقال کے بعد خالی ہوئی ہے۔ ضمنی انتخاب نومبر میں ہوگا۔

درخواستِ دعا

مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ایک پھوڑا نکل آیا ہے۔ اس کی وجہ سے گزشتہ تین روز سے شدید بے چینی ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ تکلیف اس قدر زیادہ ہے کہ قلم ہاتھ میں پکڑ کر لکھ نہیں سکتے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تکلیف کو جلد دور فرمائے۔ آمین

● کراچی ۲۱ جولائی۔ محکمہ ڈاک نے اعلان کیا ہے کہ یکم اگست سے چین کو بھی ہوائی ڈاک سے پارسل بھیجے جا سکیں گے۔ محصول ڈاک ہر آدھے پاؤنڈ کے لئے چار روپے ہوگا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۵